ستین چندر پیگو

بنام

ریاست آسام

15 نومبر 2006

(اریجیت پسیات اور لوکیشور سنگھ پنٹا، جسٹس صاحبان)

مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973:

دفعہ۔397 آر/ڈبلیو دفعات 401 اور 482-دفعات کے ساتھ پڑھا جائے۔ عدالت عالیہ کے سامنے فوجداری نظر ثانی -نظر ثانی کرنے والے کے لیے وکیل جو ریاستی وکیل مقرر کیے جانے کی وجہ سے موجود نہیں تھا- ریاستی کے وکیل کو سننے کے بعد نظر ثانی کو مسترد کر دیا گیا، مخصوص حالات میں، معاملے کو نئے سرے سے سماعت کے لیے عدالت عالیہ کو بھیج دیا گیا-عمل اور طریقہ کار۔

اپیل کنندہ کو زیر سماعت ٹرائل کورٹ 409 آئی پی سی کے تحت مجرم قرار دیا تھا۔ اس کی اپیل سیشن جج نے مسترد کر دی۔ انہوں نے عدالت عالیہ کے سامنے نظر ثانی دائر کی۔ جب معاملہ اٹھایا گیا تو کوئی بھی اس کی طرف سے پیش نہیں ہوا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے ریاست کے وکیل کو سننے کے بعد نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کر دیا۔

موجودہ اپیل میں اپیل گزار کے لیے یہ دلیل دی گئی تھی کہ عدالت عالیہ میں اس کے ذریعے مقرر کردہ وکیل کو ریاست کے وکیل کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور اس تقرری سے اسے آگاہ نہیں کیا گیا تھا۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے عدالت نے

منعقد: یہ متنازعہ نہیں ہے کہ فوجداری نظر ثانی میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل کو ریاست کے وکیل کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور وہ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے بھی کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ اپیل کنندہ اپنے وکیل کی اس طرح کی تقرری کا علم ہونے کے بعد عدالت عالیہ کے سامنے مقدمہ چلانے کے لیے کسی اور وکیل کو مقرر کرنے میں ناکام رہا۔ عجیب وغریب حالات کے پیش نظر، عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور معاملہ نئی سماعت کے لیے اس کے پاس بھیج دیا جاتا ہے۔ (1174-بی-سی)

فوجداری اپیل کا عدالتی فیصلہ: 2006 کی فوجداری اپیل نمبر۔1166۔

1999 کے فوجداری نظر ثانی نمبر 255 میں گوہاٹی عدالت عالیہ کے مورخہ 12.5.2006 کے فیصلے اور حتمی حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پی کے گوسوامی، اے ہنری اور راجیو مہتا۔

این جی، جے آر لوانگ (ایم/ایس کارپوریٹ لاء گروپ کے لیے)، مدعا علیہ کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

ارجیت پسیات، جسٹس اجازت دی گئی۔

اس اپیل میں للکار گوہاٹی عدالت عالیہ کے ایک فاضل واحد جج کے حکم کو ہے جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے دائر فوجداری نظر ثانی کو مسترد کیا گیا ہے۔

مختصر طور پر پس منظر کے حقائق مندرجہ ذیل ہیں:

اپیل کنندہ کو سب ڈویژنل جوڈیشل مجسٹریٹ، جونائی نے بھارتیہ پینل کوڈ، 1860 (مختصر طور پر 'آئی پی سی') کی دفعہ 409 کے تحت قابل سزا جرم کا مجرم قرار دیا تھا۔ اپیل کنندہ کے خلاف الزام یہ تھا کہ اس نے 91,1006 کی رقم کا غلط استعمال کیا تھا۔ 12.11.1991 پر اسکولوں کے ڈپٹی انسپکٹر کا عہدہ سنبھالتے وقت، اسے رکھے ہوئے کھاتوں کے مطابق 91,796 کی نقد رقم موصول ہوئی تھی۔ جب نقد کی جسمانی طور پر تصدیق کی گئی تو صرف 790 روپے پایا گیا، اور اس وجہ سے یہ اندازہ لگایا گیا کہ اس نے نقد رقم کا تصرف بے جا کیا ہے۔ اسے آئی پی سی کی دفعہ 409 کے تحت قابل سزا جرم کے الزام میں مقدمے کا سامنا کرنا پڑا۔ اس اثباتِ جُرم اور سزا اور ٹرائل کورٹ کی طرف سے عائد جرمانے کے ساتھ دو سال اثباتِ جُرم اور سزا پر سوال اٹھاتے ہوئے، سیشن کورٹ کے سامنے اپیل دائر کی گئی۔ تعلیم یافتہ سیشن جج، دھیما جی نے اثباتِ جُرم اور عائد اثباتِ جُرم کو برقرار رکھتے ہوئے فوجداری اپیل کو مسترد کر دیا۔ دفعہ 397 کے ساتھ سیکشن 401 اور مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 482 (مختصر طور پر 'سی آر پی سی) کے لحاظ سے ایک فوجداری ترمیم دائر کی گئی تھی۔ جب معاملہ 12.5.2006 پر اٹھایا گیا تو درخواست گزار کی طرف سے کوئی پیش نہیں ہوا۔ لہذا، واحد جج نے ریاست کے معروف وکیل کو سننے کے بعد نظر ثانی کی درخواست کو مسترد کر دیا۔

اپیل کی حمایت میں، اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کو ریاست کے وکیل کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور اس لیے، اپیل کنندہ کی طرف سے پیش نہیں ہو سکتا تھا۔ بدقسمتی سے، اس موقف کو اپیل کنندہ کے نوٹس میں نہیں لایا گیا اور اس لیے اپیل کنندہ کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے۔ اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ اپیل کنندہ نے ہمیشہ علاج کی پیروی کی ہے اور اس کی طرف سے کبھی کوئی لاپرواہی نہیں کی گئی۔

جواب میں، ریاست کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ اگرچہ اپیل کنندہ کی نمائندگی کسی وکیل نے

نہیں کی تھی، لیکن فاضل واحد جج نے ریاست کے فاضل وکیل کو سننے اور ریکارڈ کو دیکھنے کے بعد حقیقت پسندانہ اور قانونی حیثیت سے تفصیل سے نمٹا۔

یہ متنازعہ نہیں ہے کہ فوجداری نظر ثانی میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل کو ریاست کے وکیل کے طور پر مقرر کیا گیا تھا اور وہ اپیل کنندہ کی طرف سے پیش نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ ظاہر کرنے کے لیے بھی کوئی مواد موجود نہیں ہے کہ اپیل کنندہ اپنے وکیل کی اس طرح کی تقرری کا علم ہونے کے بعد عدالت عالیہ کے سامنے مقدمہ چلانے کے لیے کسی اور وکیل کو مقرر کرنے میں ناکام رہا۔

اس عجیب و غریب حالات کے پیش نظر، یہ انصاف کے مفاد میں ہوگا کہ عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو کالعدم قرار دیا جائے اور معاملے کو نئی سماعت کے لیے اس کے پاس بھیج دیا جائے۔ غیر ضروری تاخیر سے بچنے کے لیے، ہم ہدایت دیتے ہیں کہ معاملہ 11.12.2006 پر ایک مناسب بنچ کے سامنے درج کیا جائے اور عدالت عالیہ کے فاضل چیف جسٹس اس سلسلے میں ضروری احکامات جاری کریں گے۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کے ذریعے یہ فرض لیا جاتا ہے کہ مذکورہ تاریخ سے پہلے عدالت عالیہ کے سامنے اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے کے لیے ایک اور وکیل کو تعینات کیا جائے۔ چونکہ یہ معاملہ تقریباً سات سال سے عدالت عالیہ میں زیر التوا تھا، اس لیے ہم عدالت عالیہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ فوجداری نظر ثانی کو جلد از جلد نمٹانے کے امکان کو تلاش کرے۔ اپیل کنندہ کے معروف وکیل نے کہا کہ ضمانت کی درخواست عدالت عالیہ کے سامنے دائر کی جائے گی۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اگر ایسی درخواست دائر کی جاتی ہے تو اس سے قانون کے مطابق نمٹا جائے گا۔

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

آر۔ پی۔ اپیل برخواست کی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document